رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ ۱۰ محرم ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۳ اپریل ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۲۸

اُحسان اسلامی حکومت قائم کرنے کیلئے کیا کر رہا ہے

ایڈیٹر

(۲)

دُنیا میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالےٰ نے جو یہ اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ "ایسے تمام معاملات اور اختیارات ہیں جن میں حکومت دخل نہیں دیتی۔ اور اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کرنے کی لوگوں کو اجازت دیتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان امُور کا اسلامی تعلیم کے مطابق فیصلہ کریں"۔ یہ اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک وُہ شخص جو مسلمان کہلاتا۔ اسلام کو خدا تعالےٰ کا سچا اور کامل مذہب یقین کرتا۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنا اپنی دینی اور دُنیوی بہتری کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ نہ صرف اس کی حمایت کرے بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ اسے رائج کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ جس حد تک بھی اسلام کے ان احکام کو جو حکومت اور قومی تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ رائج کیا جاسکے۔ کیا جائے۔ لیکن اخبار "احسان" جس میں اتنی بھی ہمت نہیں۔ کہ ساری دُنیا چھوڑ صرف پنجاب میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا دعوےٰ ہی کرسکے۔ اس نے ضروری سمجھا ہے۔ کہ اس کے خلاف خامہ فرسائی کرے اور عقل و ہوش کے علاوہ انسانیت و شرافت کو بھی بالائے طاق رکھ کر کرے ؀

"احسان" نے اس قدر برہمی اور ناراضی کی جو وجہ بیان کی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ:-

"دینی احکام کے اس ادھورے سے اجراء کی کوشش کو اسلامی حکومت کا نام" کیوں دیا گیا ہے۔ حالانکہ جب کہہ دیا گیا ہے۔ اور اگر نہ بھی کہا جاتا۔ تو بالکل ظاہر و باہر ہے۔ کہ ہم موجودہ دَور میں ایسے حالات میں گھرے ہوئے ہیں۔ کہ اسلامی تعلیم کے بعض حصوں کو پورا کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ہم بھی اسے مکمل اسلامی حکومت نہیں قرار دیتے لیکن یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ جن دینی احکام پر بحالاتِ موجودہ عمل کیا جاسکتا ہے۔ ان پر بھی عمل نہ کریں۔ کیونکہ مجبوری کی حالت میں ہم خدا تعالےٰ کے حضور عذر پیش کرسکتے ہیں۔ لیکن جن احکام پر عمل کرنے میں کوئی روکاوٹ نہیں۔ ان پر عمل نہ کرنا قابلِ تعزیر جرم ہے بے شک یہ" دینی احکام کا ادھورا سا اجراء" ہوگا مگر اس لئے نہیں۔ کہ ہم پورا اجرا کرنا نہیں چاہتے بلکہ اس لئے کہ کر ہی نہیں سکتے۔ ان حالات میں کیا یہ بہتر ہے۔ کہ جن اسلامی احکام کو ہم جاری کرسکتے ہیں ان کو رائج کریں۔ یا یہ کہ اسے ادھورا سمجھ کر کوئی حکم بھی جاری کرنے کی کوشش نہ کریں۔ صاف ظاہر ہے کہ اولی الذکر صورت نہ صرف مفید بلکہ ضروری ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ جوں جوں حالات مساعدت کرتے جائیں۔ اسلامی حکومت کے احکام پر عمل پیرا ہوتا جائے۔ لیکن "احسان" کو یہ گوارا نہیں۔ گویا اس کا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ چونکہ مکمل طور پر دینی احکام جاری نہیں کئے جاسکتے۔ اس لئے کسی حکم پر بھی عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ خواہ اس پر عمل کرنے میں کوئی روکاوٹ نہ ہو ؀

اگر "احسان" کا یہ مطلب نہیں۔ تو بتائے ارکانِ اسلام میں سے ایک بہت بڑا رُکن جو ادائگی زکوٰۃ ہے۔ اور جس میں حکومت کی طرف سے قطعاً کسی قسم کی روکاوٹ نہیں ڈالی جاتی۔ اسے مسلمانوں میں رائج کرنے کے لئے آجتک اس نے کیا کیا اور آئندہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح مہر عورت کا حق ہے۔ اور اس کی ادائگی کے متعلق حکومت کی طرف سے کسی قسم کی ممانعت نہیں۔ مگر کیا مسلمان ادا کرتے ہیں۔ اور "احسان" نے کبھی مسلمانوں میں اس کے اجراء کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اور کئی احکام ہیں جن پر عمل کرنے میں مسلمان بالکل آزاد ہیں۔ مگر وُہ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور نہ "احسان" کے سے ان کے رہنما اس بات کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ کہ ان پر عمل کرائیں۔ مگر دعوےٰ یہ ہے۔ کہ ہم ایسی اسلامی حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس میں مکمل دینی احکام جاری کئے جائیں گے۔ وُہ لوگ جو اس وقت ان احکام پر نہ خود عمل کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں سے کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن پر بآسانی عمل کیا جاسکتا ہے۔ کون ہوشمند خیال کرسکتا ہے۔ کہ انہیں اسلامی حکومت قائم کرنے کی کبھی توفیق مل سکتی ہے اور وُہ اس قابل ہوسکتے ہیں کہ اسلامی احکام کا مکمل اجرا کراسکیں۔ اس بات کے مستحق وُہی ہوسکتے ہیں۔ جو اسلامی حکومت کے کسی حکم پر عمل نہیں کرسکتے۔ تو اس لئے کہ غیر اسلامی حکومت کے قوانین کی وجہ سے معذور ہیں اور یہ جماعت احمدیہ کے ہی لوگ ہیں ؀

جیسا کہ اشارتاً اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔ "احسان" ایسے بڑیں ہانکنے والوں میں اتنی جرأت ہی نہیں۔ کہ ہندوستان یا پنجاب میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا نام تک لے سکیں۔ کیونکہ وُہ سمجھتے ہیں اگر اس کے متعلق ایک لفظ بھی ان کے مُونہہ سے نکلا تو برادرانِ وطن گدی سے زبان کھینچ لیں گے۔ چنانچہ "احسان" ابھی صرف اتنا کہہ کر رہ گیا ہے۔ کہ "ہماری کوشش یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان نہ صرف مسلمان بلکہ تمام قومیں جلد سے جلد اس غیر ملکی اقتدار کے پنجے سے مخلصی حاصل کرکے ایسا نظام حکومت بنائیں۔ جو سَو فیصدی اسلامی تصورات کے مطابق ہو"۔ اوّل تو "احسان" اور اس کے ہمنوا غیر ملکی اقتدار کے پنجے سے مخلصی حاصل کرنے کیلئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ وُہ اظہر من الشمس ہے اور اس کی بنا پر مخلصی حاصل کرنے کی توقع رکھنا انتہا درجہ کی لغویت ہے۔ دُوسرے اگر بفرضِ محال اس میں کامیابی حاصل بھی ہوجائے۔ تو پھر یہ رکھنا کہ ہندوستان کی تمام قومیں یعنی ہندو سکھ اور عیسائی وغیرہ مل کر ایسا نظام حکومت بنائیں گی۔ جو سَو فیصدی اسلامی تصورات کے مطابق ہوگا۔ اور اس وقت "احسان" کو دینی احکام کے پورے اجرا کا موقعہ مل جائیگا۔ شیخ چلی کے منصوبہ سے بھی زیادہ نامعقولیت رکھتا ہے۔ غیر ملکی اقتدار کے پنجہ سے رہائی حاصل کرنے کے بعد جو کچھ ہوگا۔ اسے بالائے طاق رکھتے ہُوئے "احسان" اس کے متعلق دوسری اقوام سے ابھی پوچھ کر دیکھ لے۔ کہ کیا وہ ہندوستان میں ایسی حکومت قائم کرنے کی توقع برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو سَو فیصدی اسلامی تصورات کے مطابق ہو۔ پھر اُسے معلوم ہوجائے گا۔ کہ اس کی خیالی اُڑان کہاں تک قرینِ دانش ہے ؀

مخلصین جماعت سات ہفتے تک ہر پیر کو روزہ رکھیں اور دعائیں کریں

دوسرا روزہ ۶ اپریل بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے ۲۰ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت احمدیہ کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالے سے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اور اللہ تعالے سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقوےٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کے جو آج کل ہمارے خلاف کھڑے ہیں ہاتھ بند کرکے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر تیس مارچ کو تھا۔ جبکہ پہلا روزہ رکھا گیا۔ اب دوسرا پیر ۶ اپریل کو ہوگا۔ اس لئے اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور سفر میں بھی رکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کے دن روزہ نہ رکھے۔ تو جمعرات کو روزہ رکھ لے امید ہے۔ اس اعلان کے مطابق تمام احمدی آنے والے پیر کے دن روزہ رکھیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں کریں گے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مکتوب

خدا تعالےٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے والے کی مدد کرنا خود غرضی نہیں

حال میں ایک شخص نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو لکھا۔ کہ فلاں ملازمت پر مقرر ہونے کا میرا حق تھا۔ مگر ایک اور آدمی کو کسی خاص غرض کے ماتحت لگا دیا گیا ہے۔ اور اس طرح میری حق تلفی کی گئی ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا :۔

یہ بالکل خلاف واقعہ ہے۔ کہ اس میں کوئی غرض یا رعایت پوشیدہ تھی۔ چونکہ آپ کو نوکری نہیں ملی۔ آپ کو شیطان نے اس طرف لگا دیا۔ حالانکہ جس شخص کو لگایا گیا ہے اس نے احمدیت کی خاطر سخت تکالیف اٹھائی ہیں۔ اور اپنے علاقہ میں عزت کی جگہ ذلت برداشت کی ہے۔ جس کی گواہ وہاں کی جماعت ہے۔ اگر قراۃ الرشیدیہ انہیں پڑھنی پڑے تو عجیب بات نہیں۔ پڑھانے درس کا طریق بالکل اور تھا۔ وہ شخص آخر کیا لالچ دلا سکتا تھا۔ کیا خدا تعالےٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے والے کی مدد کرنا خود غرضی کہلاتا ہے۔ خود غرضی وہ نہیں۔ بلکہ خود غرضی یہ ہے کہ ایک آدمی کو نوکری نہ ملے۔ تو وہ بلا وجہ دوسروں پر بد دیانتی کا الزام لگانے لگے۔ قضاء رت سے آپ کے معاملہ کی نسبت دریافت کیا گیا تھا۔ ان کی طرف سے جو رپورٹیں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حق بجانب اور ان کے فیصلے درست ہیں ؛

مجلس مشاورت کے لئے انتخاب

سابقہ اعلان کے بعد جس قدر جماعتوں کی طرف سے انتخاب نمائندگان کی اطلاعات دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ وہ منظور کر لی گئی ہیں۔ بشرطیکہ بعد میں کوئی امر قواعد کے خلاف ظاہر نہ ہو۔ بقیہ جماعتوں کو چاہئے کہ جلد سے جلد بعد انتخاب اطلاع دیں۔

جن رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا بھیجا گیا ہے۔ وہ اپنی تحریری آراء اجلاس مشاورت سے قبل بھجوا دیں۔ پرائیویٹ سکرٹری

شورشِ احرار ناپائدار

از جناب میاں محمد احمد صاحب بی۔ اے آنرز۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ کپور تھلہ

(۴)

ہمیں کس کہ امروز کافر گر است | نوشت است و موجود در دفتر است
کہ خالی ز اسلام بحر و بر است | مگر مخزنش قادیاں اندر است

بخندد برو فرقۂ آریاں
زہے فیلسوفیٔ احراریاں

مگر مصلحت ہم چنیں اوفتاد | کہ از آسماں بر زمیں اوفتاد
و یا چشمِ حکمت دو بیں اوفتاد | کہ دیں کفر شد کفر دیں اوفتاد

خدایا در چشمِ عبرت کشا
دو بین است یک بین او را نما

فلک زورِ احرار آورد پست | شکستے نہ بستہ کہ بستے شکست
چو ایں شورشے نیز نقشے نہ بست | بدنداں گزیدند مر پشتِ دست

نصیبِ خسیساں اذیت بماند
حمیت شد و جاہلیت بماند

کنوں نیز خوئے شرارت نرفت | کہ ہر جمعہ شوقِ اسارت نرفت
اگر غیرتِ تاں بغارت نرفت | حریفاں! چرا ایں جسارت نرفت

تمسخر بہ دیں بے محابا چرا؟
چو بازی ست بارِیش بابا چرا؟

یوم التبلیغ کی رپورٹیں جلد بھیجی جائیں

احمدی احباب نے ۲۹ مارچ کو جو یوم التبلیغ منایا ہے۔ یعنی اس دن جن مقامات کے احمدی اصحاب نے غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دی۔ وہ اپنی تبلیغی کارگزاری کی اطلاع بہت جلد ارسال فرمائیں تاکہ شائع کی جاسکے۔ گذشتہ سالوں کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ اس قسم کی رپورٹیں احباب بہت دیر بعد تک بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی اشاعت میں مشکل پیش آتی ہے۔ احباب کو فوراً ایسی اطلاع بھیج دینی چاہیئے ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

محکمہ ڈاک کی اطلاع

محکمہ ڈاک کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یکم اپریل سے ایک آنہ کے لفافہ میں ایک تولہ وزن تک جاسکے گا۔ اور ایک تولہ سے زائد ہر تولہ کے وزن تک نصف آنہ اور لگانا پڑے گا ؛

جماعت احمدیہ کا سیاسی نقطہ نگاہ

از شیخ ضیاء الدین احمد صاحب قریشی بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل دہلی۔

انگریزوں کی میں تعریف کرتا ہوں۔ کہ باوجودیکہ اُن کی تعداد ہندوستان میں چند لاکھ ہے مگر وُہ کروڑوں ہندوستانیوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ چونکہ انگریز مدبرین کا شروع سے یہ خیال ہے۔ کہ ہندوستان میں کسی تحریک کا پیدا ہو کر طاقت اور رسوخ حاصل کرنا انگریزی حکومت کے لئے مضر ہے۔ اس لئے ہندوستان میں ہر ایک تحریک اور منظم جماعت کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا ہے۔ بنگال میں کئی قسم کی سیاسی تحریکات چلیں۔ پنجاب میں اکالی تحریک جاری ہُوئی۔ ہندوستان بھر میں کانگرس کی تحریک نے زور پکڑا۔ مگر انگریزی حکومت نے انہیں دبا دیا۔ اور یہ سب تحریکیں ایسی مر گئیں۔ کہ گویا کبھی تھی ہی نہیں۔ جماعت احمدیہ ایک مذہبی تحریک کے ماتحت کام کر رہی ہے۔ اور اس میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اعلےٰ درجے کی منظم جماعت ہے۔ مگر یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ کو جماعت احمدیہ کے دشمنوں کے غلط پراپیگنڈا سے یہ بدگمانی ہو گئی ہے۔ کہ یہ بھی کوئی اس قسم کی جماعت ہے جیسے اور سیاسی جماعتیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ مخالفینِ احمدیت کا ایک طبقہ جہاں یہ کہتا ہے کہ جماعت احمدیہ گورنمنٹ کی حامی اور جاسوس جماعت ہے۔ وہاں اسی مونہہ سے یہ بھی اعلان کر رہا ہے کہ "یہ جماعت آج نہیں۔ تو کل گورنمنٹ کے خلاف اٹھیگی"۔

اس بات کی تائید میں کہ گورنمنٹ دشمنوں کے پراپیگنڈا سے متاثر ہو رہی ہے کئی ایک واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں مثلاً آج سے چند سال پیشتر گورنمنٹ کے محکمے جماعت احمدیہ کی شکایات کو توجہ سے سنتے۔ اور احمدیوں کو دُوسروں کے مظالم سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرتے تھے۔ مگر اب حالات اس کے برعکس ہیں۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وُہ سرزمین جہاں قادیان آباد ہے۔ گویا سلطنت انگریزی کی حدود سے باہر ہے۔ ڈاک خانہ ہے۔ تو اس میں اندھیر گردی ہے دہلی کے سکرٹری تبلیغ ڈائرکٹر جنرل صاحب ڈاک خانجات کو توجہ دلاتے ہیں۔ "الفضل" میں جو شکایت نکلی تھی۔ اس کا بھی حوالہ دیتے ہیں۔ مگر وہاں سے یہ کورا جواب ملتا ہے۔ کہ ہم کسی ورنیکلر اخبار کی رائے کو قابل التفات خیال نہیں کرتے۔ اور یہ کہ جب تک ان شکایات کو ثابت نہ کیا جائے۔ ہم کوئی تحقیقات کرنے کو تیار نہیں:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کے مقدس بانی ہیں۔ ان کو تحریر و تقریر میں دن رات گالیاں دی جاتی ہیں۔ مگر گورنمنٹ ایسی مفلوج ہو چکی ہے۔ کہ اس خباثت کا سدباب کرنے سے بالکل قاصر ہے۔ میں اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کہ گورنمنٹ کو ان شرارتوں کا علم نہیں۔ علم اُسے ضرور ہے۔ مگر وُہ روکنا نہیں چاہتی۔ اگر وُہ روکنا چاہے۔ تو ایک اشارے سے سب فتنہ فرو ہو سکتا ہے:

ان حالات میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ شائد احمدی جماعت کو ایک بڑھتی ہوئی جماعت دیکھ کر اس کے خلاف بھی وُہی پرانا ہتھیار کہ "ایک قوم کو دُوسری قوم کے خلاف کھڑا کرنا چاہیئے" چلایا جا رہا ہے۔ احمدیوں کے متعلق یہ خیال کرنا۔ کہ وُہ کسی وقت حکومت سے بغاوت کریں گے۔ اور طاقت حاصل کر کے گورنمنٹ کے خلاف اٹھیں گے۔ بالکل غلط ہے۔ اگر گورنمنٹ ایسا خیال کرتی ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اس نے احمدیوں کے سیاسی نقطہ نگاہ کو سمجھا ہی نہیں:

بغاوت وُہ قوم کیا کرتی ہے۔ جو یا تو مذہب کی قیود سے بالکل آزاد ہو جائے یا جسے اس کا مذہب بغاوت کی تلقین کرے۔ مگر جماعت احمدیہ کی حالت بالکل اور ہے۔ مقدس بانیٔ سلسلۂ احمدیہ نے گورنمنٹ کی بے حد تعریف و توصیف کی ہے۔ اپنی جماعت کو گورنمنٹ انگریزی کا وفادار رہنے کی تعلیم دی ہے۔ یہ تعلیم کتابوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ گزشتہ پچاس برس سے جماعت احمدیہ اسی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ اور ہر ایک مشکل کے وقت روپے سے آدمیوں سے۔ پراپیگنڈا سے گورنمنٹ کی امداد کرتی رہی ہے۔ دُنیا میں ہر عقلمند یہی چاہتا ہے۔ کہ اپنے دوستوں سے نہ بگاڑے اور ہر ایک مدبر کوشش کرتا ہے۔ کہ وُہ اپنی سلطنت کے استحکام کے واسطے اپنا دائرہ دوستی وسیع کرے۔ مگر یہاں الٹی گنگا بہ رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو ستانے۔ اور دکھ دینے والوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے:

میں سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کا نقطۂ نگاہ اس قدر بلند ہے۔ کہ جس کے آگے دُنیاوی حکومت و دولت اور جاہ و جلال کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔ اس صورت میں احمدیوں کے متعلق یہ خیال کرنا کہ ان کا نصب العین دُنیا میں محض حکومت حاصل کرنا ہے۔ ایک نہایت ادنےٰ خیال ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی توہین کرنا ہے۔ احمدیت کا مقصد سچے مذہب کی دُنیا میں اشاعت کرنا۔ اور خدا تعالےٰ کی مخلوق کو سیدھا راستہ دکھانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس بات کو وُہ کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اور وہ سیاسیات میں اسی حد تک حصہ لے سکتی ہے جس حد تک مذکورہ بالا مقصد کے حصول کے لئے اُسے اپنے رستہ کی روکاوٹیں دُور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ان حالات میں کس طرح ممکن ہے۔ کہ وُہ حکومت وقت کے قوانین کی پابندی کے متعلق احمدیت کی تعلیم کو نظر انداز کر دے:

مقبرہ بہشتی کے متعلق اخبار "احسان" کی ناواقفیت

حال ہی میں بمبئی میں دُشمنانِ احمدیت یعنی احرار اور اسی قماش کے دُوسرے لوگوں نے ایک احمدی بچے کی لاش کو قبرستان میں دفن ہونے سے روکنے کے لئے جو حرکات کیں۔ اس کا ذکر اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ اخبار "احسان" اس پر اپنی ۲۵ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ "کیا مرزائی کسی مسلمان کے بچے کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی اجازت دیں گے"۔ مطلب یہ کہ چونکہ جماعت احمدیہ اپنے بہشتی مقبرہ میں کسی غیر احمدی کے بچہ کو دفن ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے ایک احمدی بچہ کو عام قبرستان میں دفن نہ ہونے دینے میں بمبئی کے بازاری لوگ جن میں کوئی بھی سرکردہ انسان نہ تھا۔ حق بجانب تھے۔ مگر مدیر "احسان" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ بہشتی مقبرہ وُہ قبرستان ہے۔ جس میں ہر احمدی بھی دفن نہیں ہو سکتا۔ اور نابالغ احمدی بچوں کو تو اس میں بالکل دفن نہیں کیا جاتا۔ جب یہ صورت ہے۔ تو پھر کسی غیر احمدی کے بچہ کے اس میں دفن ہونے کا سوال اُٹھانا صریح طور پر بے ہودگی ہے:

یاد رہنا چاہیئے۔ اس مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے چند شرائط ہیں۔ مثلاً یہ کہ (۱) "اس قبرستان میں وُہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ کہ اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کی اشاعت اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا"۔ (۲) "اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔ اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو"۔

پس جو احمدی ان شرائط کو بجا لاتا ہے۔ اُسے اس میں دفن کیا جاتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ گویا عام حالات میں وُہ احمدی بھی دفن نہیں ہو سکتے۔ جو موصی نہ ہوں۔ اس کے مقابلہ میں ہم مدیر "احسان" سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا بمبئی یا دیگر شہروں کے قبرستانوں کے متعلق بھی اس قسم کے شرائط ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ بلکہ ان میں کھلے بندوں پیشہ ور بدکار۔ اور حرام کاری کرنے والے لوگ بھی دفن کئے جاتے ہیں۔ تو کسی احمدی بچہ کو دفن نہ ہونے دینا عدو درجہ کی شرارت نہیں۔ تو اور کیا ہے:

ایک چھوٹی سی اسلامی حکومت مسقط کے

سیاسی۔ تمدنی اور مذہبی حالات

الفضل کے ایک نامہ نگار کے قلم سے

مسقط جزیرہ نمائے عرب کے مشرقی ساحل پر ایک مشہور شہر ہے۔ اور عمان کا دار السلطنت ہے۔ ۱۵۰۸ء سے سترھویں صدی کے وسط تک پرتگیزوں کے قبضہ میں رہا۔ کئی قسم کے تغیر و تبدل کے بعد یمن کے ایک سردار احمد بن سعید کے ہاتھ آیا۔ جو ۱۷۴۱ء میں امام منتخب کیا گیا۔ اس امام کا خاندان آج تک حکمران ہے۔ مگر چار پانچ پشتوں سے امام کی بجائے سلطان کا لقب اختیار کر لیا گیا ہے۔ موجودہ سلطان ہز ہائی نس سید سعید بن تیمور ۱۹۳۲ء میں تخت نشین ہوا پچھلی صدی کے آغاز میں عمان کے امام کی حکومت عرب کے کافی بڑے حصہ۔ پرشین گلف کے جزیروں۔ ایران کے ساحلی علاقہ اور افریقہ کے اس ساحل پر جس میں سکاٹرا اور زنجبار شامل ہیں پھیلی ہوئی تھی۔ آج کل افریقہ کا علاقہ تو اک خاندان کے کسی دوسرے سلطان کے ہاتھ میں ہے۔ اور ایران کے ساحل پر صرف گوادر کا چھوٹا سا شہر سلطان کے قبضہ میں ہے۔ باقی مقبوضات آہستہ آہستہ دوسروں کے قبضہ میں چلے گئے۔ کئی سالوں سے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ تعلقات دوستانہ ہیں۔ اور ایک برٹش کونسل اور پولیٹیکل ایجنٹ مسقط میں رہتا ہے۔ برٹش گورنمنٹ حکومت مسقط کی بہتری کے لئے ہر ممکن امداد دیتی ہے عجب نہیں کہ کسی زمانہ میں ترقی کرتے کرتے مسقط اعلےٰ حکومتوں میں شمار ہونے لگے۔ مگر فی الحال طرز حکمرانی پرانی روش پر ہے۔ چونکہ آمدنی کے ذرائع محدود ہیں۔ اس لئے ترقی کے سامان بھی محدود ہیں۔ تجارت زیادہ تر برٹش انڈین کے ہاتھ میں ہے ؎

ڈاک ہفتہ وار آتی اور باہر بھیجی جاتی ہے۔ ڈاک خانہ اور تار گھر انڈین گورنمنٹ کے ماتحت ہیں۔ ایک وائرلس آفس بھی ہے۔ خرید و فروخت وغیرہ کیلئے Maria Theresa ڈالر مسقطی پیسے اور ہندوستانی سکے اور نوٹ استعمال کئے جاتے ہیں ؎

شہر مسقط کے مغرب میں تقریباً تین میل کے فاصلہ پر سمندر کے کنارے مسطرہ کا شہر آباد ہے جس کی آبادی مسقط سے زیادہ ہے۔ نظم و نسق کے لئے حکومت کی طرف سے وہاں ایک گورنر مقرر ہے۔ بیرونی ممالک کے لوگ اسے مسقط ہی میں شمار کرتے ہیں۔ مسقط کی آبادی تقریباً ۸۰۰۰ اور مسطرہ کی ۱۰۰۰۰ ہے ؎

مسقط کے اردگرد کا علاقہ پہاڑی ہے۔ پہاڑوں کا سلسلہ ساحل کے ساتھ ساتھ بہت دور تک چلا گیا ہے۔ جس پر سبزی کا نام و نشان تک نہیں۔ گرمی کے موسم میں ننگے پہاڑ تپ کر فضا کو اور بھی گرم بنا دیتے ہیں پہلے زمانہ میں مسقط اور مسطرہ کے درمیان ایک دشوار گزار راستہ کے سوائے کوئی سڑک نہیں تھی۔ اور بیچ میں پہاڑیوں کا سلسلہ حائل تھا۔ اس لئے کاروبار میں سخت تکلیف ہوتی تھی۔ ۲۸-۱۹۲۹ء میں ایک برٹش افسر کی مدد سے حکومت نے مسقط اور مسطرہ کے درمیان سڑک بنوائی۔ جو اندرونی علاقہ میں بھی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کاروبار میں بہت سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ اب بہت سی موٹریں چلتی ہیں۔ آمد و رفت زیادہ تر ٹیکسی موٹروں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ جن کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے آجکل تقریباً پچاس موٹریں مسقط و مسطرہ میں موجود ہیں۔ مسقط اور اندرونی علاقہ کے درمیان باربرداری وغیرہ کا کام زیادہ تر اونٹ اور گدھے کرتے ہیں مسقط و مسطرہ میں حسب ذیل قومیں آباد ہیں۔

عرب - دوکانداری۔ نوکری اور قہوہ فروشی کا کام کرتے ہیں۔

بلوچ - نوکری۔ حمالی۔ اور کشتی رانی کا کام کرتے ہیں۔ کچھ دوکاندار بھی ہیں۔

جدگال - یہ بھی بلوچ کی ایک قسم ہے۔ نوکری اور دوکانداری کرتے ہیں۔ ان کے پاس زمین بھی ہے۔

حبشی - مچھلی پکڑتے ہیں۔ اور حمالی کا کام کرتے ہیں۔

بھرانی - بڑے بڑے تاجر ہیں۔

خوجے - (حیدر آبادی) زیادہ تر تجارت کرتے ہیں۔

خوجے - (اسماعیلی) مچھلی اور کھجور کی تجارت بیرونی ممالک سے کرتے ہیں۔ ہز سر آغا خاں کے پیرو ہیں۔

ایرانی - تجارت کرتے ہیں۔

ہندو - زیادہ تر تجارت کرتے ہیں۔ تقریباً ۲۵۰ سال ہوئے۔ کہ ہندوستان کے مغربی ساحل سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ ان کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔

امیر لوگ اعلےٰ مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان کی عورتیں پردہ کی پابند ہیں۔ درمیانی طبقہ کے لوگ کچے مکانوں میں اور غریب جھونپڑیوں میں رہتے ہیں۔ ان کی عورتیں پردہ کی پابند نہیں۔ پردہ سے مراد ایک کالے کپڑے کا برقعہ ہے۔ جو یہاں عموماً دیکھنے میں آتا ہے۔

مندرجہ ذیل زبانیں بولی جاتی ہیں۔

عربی۔ بلوچی۔ فارسی۔ جدگالی۔ سندھی انگریزی اور اردو۔ دفتری زبان عربی اور انگریزی ہے عربی۔ بلوچی اور سندھی کے بولنے والے لوگ زیادہ ہیں ؎

مذہب۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اباضی شیعہ اور ہندو۔ مسلمانوں کو سوائے اس کے کہ نمازیں پڑھ لیں۔ مذہب سے اور کوئی دلچسپی نہیں۔ اچھے عالم ایک یا دو ہیں۔ باقی امام مسجد سب معمولی تعلیم یافتہ ہیں۔ آپس میں مذہب کی بناء پر کوئی جھگڑا یا فساد نہیں ہوتا۔ تمام اپنی اپنی طرز پر خاموشی سے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن سب لکیر کے فقیر ہیں۔ ان کا زیادہ وقت دنیوی کاروبار میں صرف ہوتا ہے۔

عیسائیوں کے دو مشن ہیں ایک مسقط میں اور ایک مسطرہ میں۔ اگرچہ ان کو ابھی تک کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ لیکن پھر بھی لوگوں کی جہالت اور غربت سے کافی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ دو مشنری ڈاکٹر ہیں۔ شروع شروع میں مفت علاج کیا کرتے تھے۔ اب جبکہ ان کے پاؤں جم چکے ہیں۔ علاج مفت نہیں کیا جاتا۔ لوگوں کی خوراک مچھلی چاول۔ کھجور گندم اور قہوہ ہے۔ گندم اور چاول زیادہ تر ہندوستان سے آتے ہیں ؎

تعلیمی حالت بہت کمزور ہے۔ صرف چند ایک چھوٹے چھوٹے سکول ہیں۔ جن میں معمولی عربی فارسی۔ حساب اور تجارت کا کام سکھایا جاتا ہے۔ ایک لڑکا تقریباً چھ سال تک سکول میں رہتا ہے زیادہ لوگ ان پڑھ ہیں۔ مذہبی تعلیم سوائے نماز روزہ وغیرہ کے اور کچھ نہیں۔

شہر میں صفائی کے انتظامات مکمل نہیں۔ جس کی وجہ سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ مشہور بیماریاں یہ ہیں۔ بخار ملیریا۔ آنکھوں کی بیماریاں گرمی کی بیماریاں۔ کبھی کبھی چیچک بھی سخت نقصان پہونچاتی ہے۔ ہر قسم کے ہتھیار رکھنے کی پوری آزادی ہے۔ پرانے نمونہ کی رائفلیں اور عربی خنجر کثرت سے دیکھنے میں آتے ہیں۔ باوجود ان ہتھیاروں کے لوگ امن پسند ہیں۔

لوگوں کی عام حالت قابلِ رحم ہے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم سے کوسوں دور پڑے ہیں۔ وقت کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ لڑکوں کی اخلاقی حالت ردی ہے۔ کیونکہ ان کی تعلیم و تربیت کا کوئی تسلی بخش انتظام نہیں۔ غریبوں کے لڑکے تاش۔ جوا جیسی کھیلوں میں وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ صفائی کا بہت ہی کم خیال رکھا جاتا ہے۔ ملک و قوم کی بہتری کا خیال کرنے والے شاذ و نادر ہی ہونگے ان لوگوں کو تنزل سے نکالنے اور دینی و دنیوی ترقیوں کے راستوں پر گامزن کرنے کے لئے فوری امداد کی ضرورت ہے۔ میرا دل ان کی حالت کو دیکھ کے بہت بے چین ہے۔ گو میں اس قابل نہیں۔ کہ ان کی کچھ امداد کر سکوں پھر بھی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ اور انہیں قرآن شریف کے معارف سمجھنے کی توفیق دے۔ تاکہ ان پر انعامات الٰہیہ کے دروازے کھولے جائیں۔ اور انہیں کھوئی ہوئی اسلامی عزت و شوکت دوبارہ حاصل کرنے کا موقعہ ملے۔ کئی ایک رسومات بد اور وہم ان کے دلوں میں جاگزین ہیں۔ جادو اور تعویذوں کے پُر خوف وہمی اثرات کے ماتحت ان کی روحیں جسم میں کانپتی رہتی ہیں۔ ان کی غیر اسلامی روش کو دیکھ کر ہر غیور مسلمان کے دل میں ان کے لئے ہمدردی کا پیدا ہونا کچھ عجیب بات نہیں۔ میرے خیال میں احمدیت کی تعلیم ہی انہیں جگا سکتی ہے۔ ورنہ وہ تو ایسے سو چکے ہیں۔ کہ قیامت تک نہیں اٹھ سکیں گے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ ان لوگوں کے فائدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی احمدی مبلغ کو یہاں بھیجنے کا بندوبست کیا جائے۔ میرے خیال میں اگر کوئی ڈاکٹر ہو۔ تو بہت مفید ثابت ہوگا ؎

ہندوستان کے طول و عرض میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

لدھیانہ

۲۹ مارچ۔ جماعت احمدیہ لدھیانہ نے غیر مسلم اقوام میں اپنے اپنے طور پر تبلیغ کی۔ ٹریکٹ وہی ہمارا کرشن معزز غیر مسلموں نے بہت پسند کیا۔ تعلیم یافتہ لوگوں کو جس میں اہل تجارت وکلا اور ڈاکٹر وغیرہ شامل تھے۔ خصوصیت سے تبلیغ کی گئی۔ خاکسار:۔ سید صوفی محمد عبد الرحیم

رہتک

۲۹ مارچ۔ صبح احمدی احباب نے دار التبلیغ میں جمع ہو کر دعا کی۔ بعد ازاں انگریزی تبلیغی لٹریچر معززین شہر میں تقسیم کیا گیا۔ سید احمد حسن صاحب میاں نجم الدین صاحب پروفیسر دوست محمد خان صاحب اور سید محمود احمد شاہ صاحب نے اپنے اپنے حلقہ اثر میں لٹریچر تقسیم کیا۔ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ و مبارکہ بیگم صاحبہ معہ والدہ عزیز اعجاز نے لیڈی ڈاکٹر و ہیڈ مسٹریس اور گورنمنٹ ہائی سکول کی استانیوں کے ہاں جا کر لٹریچر تقسیم کیا۔ نیز سیدہ مبارکہ نے اپنی ہندو سہیلیوں کو ٹریکٹ سنایا جس کو انہوں نے دلچسپی سے سنا۔ جناب ڈپٹی سید غلام حسین صاحب نے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و چودھری لعل چند صاحب سابق وزیر کے ہاں تبلیغی لٹریچر بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔ (نامہ نگار)

لائل پور

۲۹ مارچ۔ یوم التبلیغ منایا گیا۔ جس میں ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کی گئی۔ ہندو اصحاب نے نہایت محبت اور خوشی سے ہماری باتوں کو سنا۔ ٹریکٹ وہی ہمارا کرشن نہایت پسند کیا گیا۔ (نامہ نگار)

قصور

۲۹ مارچ۔ تمام احمدی احباب آٹھ بجے صبح مسجد میں جمع ہوئے اور تین تین احباب کے گروپ بنائے گئے۔ اور ہر ایک گروپ کو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ٹریکٹ وہی ہمارا کرشن۔ ہندو بھائیوں کو صلح کا پیغام۔ خصوصیات اسلام وغیرہ تھے۔ دعا کرنے کے بعد تمام دوست اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کے لئے چلے گئے اور صبح سے شام تک سارے شہر میں ہندوؤں سکھوں۔ عیسائیوں اور اچھوت اقوام میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ غیر مسلم احباب نے تبلیغ کو نہایت شوق سے سنا۔ اور ٹریکٹ دلچسپی سے پڑھے۔ غیر مسلم احباب احمدیوں کے ساتھ جس حسن سلوک سے پیش آئے۔ ہم ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خاکسار:۔ رحمت اللہ سکرٹری تبلیغ

راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ستر احباب نے جن کے ۳۴ مختلف حلقوں میں تبلیغ کے لئے گروپ بنائے گئے۔ راولپنڈی شہر۔ رتہ امرال ڈھوک رتہ۔ صدر بازار۔ لال کرتی بازار۔ چک لالہ و مریڑ حسن میں غیر مسلم شرفاء کو تبلیغ اسلام کی اور کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا۔

خاکسار:۔ عنایت اللہ سکرٹری تبلیغ

نور محل

یوم التبلیغ کے موقعہ پر نور محل کی جماعت نے معززین شہر کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ بعض ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ جو بیک نے بخوشی قبول کئے۔ ہندی و گورمکھی میں پمفلٹ "آف اسلام" ہندو سکھ صاحبان کو پڑھنے کے لئے دی گئی۔ ملحقہ دیہات میں بھی ٹریکٹ پہنچائے گئے

خاکسار:۔ بشیر احمد

مریدکے

جماعت احمدیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ کے چند احباب نے مقامی طور پر تبلیغ کی۔ ایک تبلیغی وفد باہر دیہات میں گیا۔ موضع نگل بادا میں سکھ صاحبان سے گفتگو ہوئی۔ دو مقامات پر عیسائیوں کے اجتماعات میں لیکچر دئے گئے الغرض یوم التبلیغ نہایت شاندار طریق سے منایا گیا۔ خاکسار: محمد بشیر آزاد سکرٹری تبلیغ

احمدی پور

۲۹ مارچ۔ یوم التبلیغ نہایت شاندار طریق پر منایا گیا۔ احباب جماعت کے ۸ گروپ بنائے گئے تھے۔ ایک گروپ جو سائیکلوں پر سوار تھا اس نے رہتاس جا کر تبلیغ کی۔ باقی گروپوں نے (۱) ہلیانوالہ (۲) ڈاکخانہ ہیڈ آفس چھاؤنی جہلم (۳) غلہ منڈی و جرنیلی سڑک (۴) کچہری (۵) پولیس لائن جہلم۔ شہر جہلم (۶) اڈا موٹر و ٹانگہ (۷) اور لکڑ منڈی میں تبلیغ کی ۲۰۴۰ مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جو ہندوؤں اور سکھوں نے بڑی خوشی سے قبول کئے اور انہیں دلچسپی سے پڑھا خاکسار:۔ نور احمد سکرٹری تبلیغ

عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں ہائیکورٹ کا فیصلہ

مقدمہ سرکار بنام مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری میں ہائی کورٹ پنجاب لاہور نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اسے نظارت ہذا نے بزبان انگریزی چھپوایا ہے۔ اور اس کی کاپیاں مندرجہ ذیل قیمت پر مل سکتی ہیں۔ احرار نے سشن جج مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کو نہایت کثرت سے مختلف زبانوں میں ٹریکٹوں کی صورت میں شائع کیا۔ اس سے پیدا شدہ بد اثر کو زائل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کو اسی طرح کثیر تعداد میں شائع کیا جائے۔ لہذا امید کی جاتی ہے کہ احباب جماعت خصوصاً عہدیداران اس کار خیر میں پوری توجہ اور سرگرمی سے حصہ لینگے۔ تمام جماعتیں جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ کہ انہیں کس قدر تعداد میں اس کی کاپیاں درکار ہیں تا ارسال کی جا سکیں۔ قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

قیمت معہ محصول۔ ایک کاپی ۲/ ۵ کاپی ۵/ ۱۰ کاپی ۸/ ۲۵ کاپی عہ ۱۰۰ کاپی ہے/ ۵۰۰ کاپیاں صہ

ناظر امور عامہ قادیان

ڈاکٹروں کی ضرورت

ارون ہسپتال نئی دہلی کے لئے (ا) ایک اسسٹنٹ سرجن (ب) چار سب اسسٹنٹ سرجن (ج) پانچ سینیئر اور پانچ جونیئر ہاؤس سرجنز اور فزیشنوں کی ضرورت ہے۔

(ا) کا گریڈ ۱۹۱-۱۵-۱۲-۱۴ ہوگا۔ ایم۔ ڈی۔ یا ایم۔ آر۔ سی۔ پی کی ڈگریاں رکھنے والے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔

(ب) کی تنخواہ کا گریڈ ۵۹-۳-۱۱۱ ہوگا (ا) اور (ب) کی رخصتوں اور پنشن کے حقوق پنجاب گورنمنٹ کے قواعد کے مطابق ہونگے۔

(ج) کا تقرر چھ ماہ سے ایک سال تک کے لئے ہوگا۔ سینیئر ہاؤس سرجنوں کو کوارٹر مفت دئے جائیں گے۔ اور صہ روپے ماہوار الاؤنس ہوگا۔ لیکن پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہیں ہوگی۔

سینیئر ہوس سرجنوں کا پہلا گروپ چھ ماہ کے لئے کام کرے گا۔ مابعد جونیئر ہاؤس سرجن ان کی جگہ اس شرط پر کام پر لگائے جائیں گے۔ کہ ان کا کام تسلی بخش ثابت ہوا ہو۔ جونیئر ہاؤس سرجنوں کو نہ کوئی تنخواہ دی جائے گی۔ اور نہ ہی مفت کوارٹر۔ البتہ ۱۵/ روپیہ ماہوار الاؤنس سواری دیا جائیگا۔ تمام درخواستیں مع نئیں تازہ اسناد کی نقلوں کے چیف میڈیکل آفیسر دہلی کے پاس ۵ اپریل ۱۹۳۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں

ناظر امور عامہ۔ قادیان

ٹریکٹوں کے متعلق اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے شکایات آ رہی ہیں کہ ہمیں ٹریکٹ نہیں بھیجے جاتے۔ مگر گذشتہ پانچ چھ ماہ سے دعوت و تبلیغ کی طرف سے کوئی نیا ٹریکٹ شائع نہیں ہوا۔ پچھلے شائع شدہ ٹریکٹ سب جماعتوں کو بھیجے گئے تھے۔ آئندہ جب کوئی ٹریکٹ شائع ہوگا باقاعدہ تمام جماعتوں کو بھیج دیا جائے گا۔

جنرل سکرٹری انصار اللہ قادیان

حکومت حجاز اور لیڈرانِ احرار

اخبار "زمیندار" کے دورِ جدید کے پہلے پرچہ میں جو یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو شائع ہوا۔ احرار کے متعلق صحیح واقعات کی بنا پر ایک نہایت دلچسپ مضمون شائع کیا گیا ہے۔ جسے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

جن قدسی نفس بزرگوں پر آج کل مجلس احرار اسلام مشتمل ہے۔ یہ وہی السابقون الاولون ہیں۔ جنہوں نے ہندوستان میں سب سے اول سلطان ابن سعود کی حمایت کا بیڑا اٹھایا۔ اور رئیس الاحرار مولانا محمد علی علیہ الرحمۃ والغفران اسی جماعت کو پنجابی "ٹولی" یا "وہابی ٹولا" فرمایا کرتے تھے۔

گزشتہ ایام میں ہم نے سنا کہ حضرات احرار نے دفعۃً دلغتۃً جہاد شروع کر دیا ہے۔ اور حکومت حجاز نے اینگلو امریکن کمپنی کے ساتھ جو معاہدۂ تعدین کیا ہے۔ وہ اس جہاد کا محرک ہے بزرگانِ احرار کا خیال یہ ہے۔ کہ اس معاہدے سے مکہ معظمہ پر یونین جیک نصب ہو جائیگا لہٰذا ابن سعود حرم فروش ہے۔ اور اس کے خلاف بڑے زور کا مجاہرہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ایک "یوم حجاز" مقرر کر دیا گیا۔ اور پروپیگنڈا جہاد کا ڈنڈا بن کر شہروں شہر پھرنے لگا۔

چونکہ بزرگانِ احرار کی اس قلابازی کے معنی مسلمانوں کی سمجھ میں نہ آ سکے۔ اس لئے "یوم حجاز" کی تحریک ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ گئی۔ اور کارکنان احرار اس "گناہ بے لذت" کے ارتکاب سے بہت ہی بدمزہ ہوئے۔ اور پنجتن نے سر جوڑ کر مشورہ کیا۔ کہ یہ چال تو بے کار گئی۔ اب "وفد حجاز" کی تجویز پیش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا۔ کہ مجلس احرار اسلام کا ایک وفد اس موسم حج پر حجاز جا کر معاہدۂ تعدین کے متعلق سلطان سے گفت و شنید کرے گا۔ اور واپس آ کر مسلمانان ہند کو بتائے گا۔ کہ معاملہ کیا ہے۔

ابھی مسلمانوں نے "جا بیٹے" یا "نہ جا بیٹے" کا کچھ جواب بھی نہ دیا تھا۔ کہ مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا مظہر علی یہ جا وہ جا۔ مولانا شوکت علی نے ٹرنر ماریسن والوں سے بات چیت کر کے ٹکٹ مفت دلوا دیئے۔ اور یہ وفد جس میں ایک "رئیس وفد" اور دوسرا "دبیر وفد" تھا۔ (ارکان وفد ملائکہ سمو میں تھے) سمندر کے سینے پر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اللہ کے گھر کو روانہ ہو گیا۔

اس دوران میں چند نہایت دلچسپ واقعات ہو گئے۔ مولانا اسمٰعیل غزنوی نے جو ہندوستان میں سلطان ابن سعود کے نمائندے سمجھے جاتے ہیں۔ ایک رسالہ تصنیف فرمایا۔ جس میں اپنے فرضِ مذہبی و منصبی کے تقاضے سے سلطان ابن سعود کی تعریف اور حج کی ترغیب پر بہت زور دیا اور ان تعلقاتِ مودت کو مدنظر رکھکر جو مولانا اسمٰعیل کو مجلس احرار کے بعض اکابر سے وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ نہایت دبی زبان سے اور نہایت نرم الفاظ میں مجلسِ احرار کے رویہ پر اظہارِ افسوس کیا۔ اور لکھا کہ اس معاہدۂ تعدین سے حجاز کی سیاسی حیثیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اور مجلس احرار کا احتجاج دانشمندانہ نہیں ہے۔

یہ رسالہ شائع کرتے ہی مولانا اسمٰعیل جہاز میں سوار ہو گئے۔ جب ارکانِ عالی شانِ وفدِ احرارِ اسلام نے یہ رسالہ پڑھا۔ تو آگ بگولا ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ "واہ رے تیری پھرتی چور سے کہا تو چوری کر۔ اور گھر والے کو خبردار کر آ گئے" ؎

معشوق ما بشیوۂ ہر کس موافق است
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

مولانا داؤد غزنوی تو دم بخود رہ گئے۔ عزیز داری و قرابت نے زبان و قلم کو روک دیا لیکن مولانا مظہر علی صاحب نے جھٹ ایک بیان واجب الاذعان گھسیٹ ڈالا۔ جس میں لکھا کہ مولانا اسمٰعیل نے خود ہی تو ہم سے کہا تھا۔ کہ معاہدہ بہت مضر ہے۔ مجلس احرار کو اس کے خلاف شور مچانا چاہیئے۔ اس کے بعد "یوم حجاز" منانے میں بھی مولانا اسمٰعیل کا مشورہ شامل تھا۔ وہ عجیب آدمی ہیں۔ ایک طرف کئی مہینے سے ہمیں اکسا رہے تھے۔ کہ سلطان ابن سعود کے خلاف خوب شور مچاؤ۔ اور جب ہم نے شور مچا دیا۔ تو اب بھس میں چنگی ڈال کر جمالو دور کھڑی نظر آتی ہے۔ بلکہ ناک پر انگلی رکھکر کہہ رہی ہے۔ کہ "غارت ہو وہ موا نگوڑا جس نے بھس میں آگ لگا دی"۔ غرض مولانا مظہر نے مولانا اسمٰعیل کو سلطان ابن سعود کا دشمن اور اپنے آپ کو بہت بڑا خیر خواہ ظاہر کیا۔ اور بیان دیتے ہی آپ بھی ایک جہاز پر سوار ہو گئے۔

اب خبر آئی ہے۔ کہ نمائندگانِ احرار نے اعلیحضرت جلالۃ الملک سے معافی مانگ لی ہے۔ اور کہا ہے کہ صاحب ہم نے بے خبری کی حالت میں آپ کے خلاف پراپیگنڈا کر کے جھک مارا۔ اب عفو و کرم سے کام لیجئے اور ع

مارا بسرِ خاکِ رسول اللہ بخش

شاباش۔ صد آفرین۔ زندہ باد مجلس احرار ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

عالی مرتبت انسانوں کی پہچان یہی ہے۔ کہ جب انہیں اپنی غلطی محسوس ہوتی ہے۔ وہ فی الفور اسے تسلیم کر لیتے ہیں ؎

شکر خدا کہ درمیانِ من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زدند

بزرگانِ مجلسِ احرار بھی ہمارے دوست ہیں اور مولانا اسمٰعیل سے بھی فدیانہ نیازمندی ہے۔ اس لئے ہمیں اس کشمکش پر کچھ تبصرہ کرنا منظور نہیں ؎

دل کو میں روؤں یا جگر کو پیٹوں
میری دونوں سے آشنائی ہے

لیکن یونہی برسبیل تذکرہ ایک لطیفہ یاد آ گیا جس کا مذکورہ صدر واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور کسی صاحب کو اس لطیفہ کا کوئی حصہ اپنے آپ پر چسپاں کرنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔

ایک غریب و ناچار انسان گردشِ ایام سے اس قدر ناچار ہوا۔ کہ روٹیوں کے بھی لالے پڑ گئے ایک دن شیطانِ لعین کہیں اسے رستے میں مل گیا۔ از بسکہ شیطان انسانی آنکھ کو علی العموم نہایت بزرگ اور متطیع و متین صورت میں نظر آیا کرتا ہے۔ اور اسی لئے مولانا روم فرماتے ہیں۔ کہ ع

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

غریب آدمی نے گڑگڑا گڑگڑا کر اس "آدم رو" سے عرض کی۔ کہ اے "بزرگ مستجاب الدعوات" خدا کے لئے میری روٹیوں کا بندوبست کر دے۔ شیطان نے اس پر رحم کھایا۔ ایک ٹوپی اس کے سر پر اوڑھا دی۔ اور کہا کہ جب تک یہ ٹوپی تمہارے سر پر رہے گی۔ تم چشم انسانی سے غائب رہو گے۔ بس یہ ٹوپی پہنکر شاہی محلوں میں چلے جایا کرو اور بادشاہ کے خاصے پر بیٹھکر بہترین الوانِ نعمت تناول کر لیا کرو۔

اب غریب آدمی کا روزانہ یہی معمول تھا خاصہ شاہی پر جہاں بادشاہ۔ ملکہ۔ شہزادے۔ شہزادیاں سب جمع ہوتی تھیں۔ وہاں یہ حضرت بھی ایک طرف ٹوپی پہنے براجمان ہوتے تھے۔ اور نظر کسی کو بھی نہ آتے تھے۔ بے تکلف پلاؤ، متنجن، مزعفر اور انواع و اقسام کے کھانوں پر دست درازی کرتے اور کھا پی کر گھر آ جاتے۔

ایک دن جب یہ غریب آدمی خاصہ شاہی پر بیٹھا تھا۔ اس نے کیا دیکھا۔ کہ بادشاہ نے کنیز سے پانی مانگا۔ جس نے بائیں ہاتھ سے پانی دیا۔ اور بادشاہ نے بھی بائیں ہی ہاتھ سے گلاس تھاما دفعۃً اس غریب آدمی کو نظر آیا۔ کہ وہی بزرگ تشریف لائے۔ اور انہوں نے اس گلاس میں اپنی ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر دیا۔

غریب آدمی نے کسی مولوی سے سن رکھا تھا کہ بائیں ہاتھ سے پانی لینا اور دینا جائز نہیں اس میں شیطان موت دیتا ہے۔ اس وقت معلوم ہوا۔ کہ یہ حضرت شیطان ہیں۔ لیکن غریب آدمی کو خیال آیا۔ کہ میں نے ایک دو مہینے تک بادشاہ کا نمک کھایا ہے۔ یہ شایانِ نمک حلالی نہیں۔ کہ میری آنکھوں کے سامنے شیطان اس کے گلاس میں پیشاب کرے۔ اور میں دیکھتا رہوں۔ اس نے جھٹ اٹھکر گلاس پر ہاتھ مارا۔ اور اسے دور پھینک دیا۔

شیطان یہ دیکھکر آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے جھنجھلا کر غریب آدمی کے سر سے ٹوپی اتار لی۔

خاصہ شاہی پر ایک لفنگے کا یکایک موجود ہو جانا غضب ہو گیا۔ شہزادیاں چیخیں مار مار کر زنانے میں گھس گئیں۔ شہزادوں نے پیش قبض نکال لئے۔ غریب آدمی کی کیفیت اس وقت یہ تھی۔ کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔ اس نے بادشاہ کے قدموں پر سر رکھدیا۔ اور رو رو کر سارا قصہ سنایا بادشاہ اس کی نمک حلالی اور خیر خواہی سے متاثر ہوا۔ اور اس کا قصور معاف کر کے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ تاکہ اپنی زندگی آرام سے بسر کر سکے

شیطان اس کے بعد نظر نہیں آیا۔ غالباً اس نے وہی ٹوپی اپنے کسی اور چیلے چانٹے کو پہنا دی ہو گی ::

لال حسین کے اعتراضات کے جواب

۲۹ مارچ جماعت احمدیہ نے مسجد متصل لاٹیور میں لال حسین کی تقریروں کی تردید کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں قاضی محمد بشیر صاحب۔ شیخ محمد یوسف

اطلاع

انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کی طرف سے ایک خادم مسجد کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ چونکہ اس کام پر ایک مقامی دوست کو مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس لئے دوسرے احباب انتظار جواب نہ فرمائیں ؛ (خاکسار عبد القادر سیکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ

رشتہ درکار ہے

ایک معزز اور شریف ارائیں خاندان کی نوجوان اور کنواری لڑکی کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی خدا کے فضل سے نہایت ہی شریف سلیقہ شعار اور امور خانہ داری سے بہمہ وجوہ واقف۔ اردو انگریزی خواندہ ہے۔ لڑکا مخلص احمدی برسر روزگار اور شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہو زمیندار قوم کو ترجیح دیجائیگی۔ خط و کتابت معرفت چودھری عطا محمد صاحب پنچائت آفیسر ہوشیار پور

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حدِ اعتدال پر آکر صحت ہوجاتی ہے اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا ہے۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (سے)

اکسیر ذیابطیس وہ لوگ جن کو دم پر دم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے جسکی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔

ذیابطیس کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہوجاتا ہے۔ جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابطیس سے ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت تین روپے (سے)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے ؛

حکیم ثابت علی (عالم مثنوی مولانا روم) محمود نگر ۵ لکھنؤ

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو   اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو   دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوجاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گرجاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرتِ خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا ؛

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

ہماری جرابیں استعمال کر کے آپ نہ صرف حضرت امیر المومنین کے حکم کی تعمیل کرینگے

بلکہ

اپنے پیسوں کی بہترین قیمت حاصل کرینگے

جناب میاں غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔ کارخانہ کا مال نہایت عمدہ اور مقابلتاً سستا ہوتا ہے۔ اپنے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت ہم کو ہر حالت میں جراب تو اسی کارخانہ کی استعمال کرنی تھی۔ مگر کارکنوں نے ۔۔۔۔ ہمارے لئے ہم خرما و ہم ثواب کا موجب بنا دیا۔ پختگی میں جراب نہایت اعلےٰ ہے۔ میں نے جاپان اور چین کا مال بھی کثرت سے استعمال کیا ہے۔ مگر میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ اتنا دیرپا اور اچھا نہیں ہوتا۔ جتنا اس کم بضاعت اور غریب کارخانہ کا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کارخانہ کو اس قدر ترقی دے۔ کہ ہندوستان کی ہوزری کی کثیر تجارت کا جاذب اور تجارت کا اعلےٰ معیار قائم کرنے والا بنا دے۔ آمین"

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

عدیس آبابا ۱۳ مارچ۔ جنوبی ڈگابر سے خونریز جنگ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں طرفین کے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ دو دن ہی اطالوی فوجوں نے دارنداب کے قریب پیش قدمی کی۔ لیکن حبشیوں نے شبخون مار کر اطالوی فوجوں کو زبردست شکست دی۔

قاہرہ ۱۳ مارچ۔ اطالوی فوج کا ایک دستہ جو مصری سرحد میں داخل ہو رہا تھا گرفتار کر لیا گیا۔ اطالوی سپاہیوں کا بیان ہے کہ وہ غلطی سے سرحد عبور کر گئے۔

عدیس آبابا ۱۳ مارچ۔ راس ایلو کی افواج شدید بمباری کے باوجود شمالی محاذ سے اطالوی چھاؤنیوں کی طرف بڑھتی رہیں۔ ایک اطالوی کرنیل اور پانچ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ منگول کے علاقہ پر جاپانیوں کی یلغار جاری ہے۔ دوسری طرف روس بھی جاپان کے سامنے گردن خم کرنے کی بجائے آمادہ پیکار ہو گیا ہے۔ سرحد پر جو فوجی متعین ہیں۔ انہیں حکم دیدیا گیا ہے کہ اگر جاپانی یا مانچوکو سپاہی سرحد کو عبور کریں۔ تو ان پر گولی چلا دی جائے۔

امرتسر ۱۳ مارچ۔ آج امرتسر میں رام نومی کے سلسلہ میں ہندوؤں کے جلوس اور مہندی کے سلسلہ میں مسلمانوں کے جلوس کا تصادم ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک دوسرے پر اینٹوں کی بوچھاڑ کی گئی جس کے نتیجہ میں متعدد آدمی مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کے ایک افسر کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے بلوائی منتشر ہو گئے شہر میں ہر جگہ پہرے متعین ہیں۔

کراچی ۱۳ مارچ۔ یکم اپریل سے سندھ الگ صوبہ ہو جائیگا۔ نئی حکومت کے جملہ انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔

جبوتی ۱۳ مارچ۔ اطالوی فوجی دستوں نے دو سو میل کے ریگستان کو عبور کر کے سارڈو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر سلطان اعصاب کا دارالخلافہ ہے۔ اور ان قافلوں کا مقام اتصال ہے۔ جو حبشہ سے شمالی سمندر کی طرف جاتے ہیں۔ فوجوں کو سامان خورد و نوش طیاروں کے ذریعہ پہنچایا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ حکومت ہند کے دفاتر ۵ اپریل کو دہلی سے تبدیل ہو کر ۷ اپریل کو شملہ میں کھلیں گے

وائنا ۱۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے مسٹر سبھاش چندر بوس ۲۷ مارچ کو ایک اطالوی جہاز پر کولمبو روانہ ہو گئے ہیں اور ۱۰ اپریل کو کولمبو پہنچیں گے۔

بیروت ۱۳ مارچ۔ شام کے قوم پرست رہنماؤں نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ موجودہ تحریک آزادی بند کرنے کے لئے تیار نہیں تاوقتیکہ ہائی کمشنر شامی مطالبات کے متعلق ایک واضح بیان شائع نہ کریں۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ دارالامراء میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اطالوی کے خلاف یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ انہوں نے حبشہ میں زہریلی گیس کا استعمال کیا ہے۔ لارڈ سیسل نے دریافت کیا کہ اگر یہ خبر درست ہے تو حکومت اس بارے میں کیا کارروائی کریگی لارڈ ہیلی فیکس نے جواب میں کہا۔ کاش کہ میں ایوان کو یہ یقین دلا سکتا کہ یہ خبریں غلط ہیں اگر یہ خبر درست ہے تو تیرہ ارکان کی کمیٹی سفارش کرے گی کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جائے

لاہور ۱۳ مارچ۔ آج شہید گنج مصالحتی کمیٹی کا تیسرا اجلاس [illegible] کے مکان پر منعقد ہوا۔ عام غور و فکر کے بعد اس امر پر اظہار اطمینان کیا گیا۔ کہ صورت حالات میں کافی حد تک سازگاری پیدا ہو رہی ہے۔ اور مختلف کمیٹیوں کے درمیان سمجھوتہ کے امکانات نمایاں ہو رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ کونسل اوف سٹیٹ نے دو دن کے غور و خوض کے بعد فنانس بل کو اسی حالت میں جس میں وائسرائے نے اسے پاس کرنے کی سفارش کی تھی ۳۲ اور ۱۰ آراء کے تناسب سے منظور کر دیا ہے۔

مدراس ۱۳ مارچ۔ آنریبل مسٹر سری نواس آئینگر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مدراس کی افسوسناک طریق سے موت واقع ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ علی الصبح اپنے مکان واقعہ ایگمور کی بالائی منزل میں شمع روشن کر رہے تھے۔ کہ یکایک ان کی قمیص کو آگ لگ گئی۔ انہوں نے زینہ سے چھلانگ لگا دی۔ مگر بدن بری طرح جھلس گیا۔ انہیں فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں تھوڑی دیر بعد فوت ہو گئے۔

لاہور ۱۳ مارچ۔ آج پنجاب کونسل میں میڈیکل سکول امرتسر کے مسلمان پرنسپل کے تقرر کی مخالفت میں پنڈت نانک چند کی تحریک پر بحث ہوئی۔ مسٹر نانک چند کی تحریک یہ تھی کہ کونسل کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔ کہ باوجودیکہ سیکرٹری اوف سٹیٹ نے پرنسپل میڈیکل سکول امرتسر کی آسامی آئی ایم ایس کی گرفت سے آزاد کر دی ہے۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ نے اس آسامی پر ایک آئی ایم ایس آفیسر مقرر کر دیا ہے۔ مجلس احرار کے روح رواں چوہدری افضل حق نے بھی ہندوؤں کا ہمنوا بن کر وزیر تعلیم کی مخالفت کی اور کہا کہ وزیر تعلیم نے اس ہاؤس کی توہین کی ہے۔ اور سروس سے بے انصافی اور اعتماد سے غداری کی ہے۔ تحریک بغیر تقسیم آراء مسترد ہو گئی۔

جموں ۱۳ مارچ۔ ریاست جموں و کشمیر کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جن علاقوں میں برف کے تودے پھسلنے سے نقصان جان و مال ہوا تھا۔ اب وہاں آمدورفت کے ذرائع درست ہو گئے ہیں اس وقت تک جس قدر لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ یکم اپریل سے اندرون ملک میں لفافوں پر ایک تولہ وزن تک ایک آنہ کا ٹکٹ کا لگایا جانا کافی ہوگا۔ اس سے زائد ہر تولہ یا کسر تولہ کے لئے دو پیسے کا مزید ٹکٹ لگانا ضروری ہوگا۔ رجسٹرڈ اخباروں پر دس تولہ وزن تک ایک پیسہ کا ٹکٹ اور ۱۰ تولہ سے بیس تولہ تک دو پیسہ کا ٹکٹ لگایا جائیگا

لنڈن ۱۳ مارچ۔ دارالعوام میں ہیمنڈ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث و تمحیص ہوئی۔ صوبوں میں طریق انتخاب کے متعلق مزدور پارٹی کی ترمیم ۲۲۱ آراء کی مخالفت اور ۸۷ کی موافقت سے گر گئی۔

امرتسر ۱۳ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۱ روپے ۱۵ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ۶ آنے ہے

الہ آباد ۱۳ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کانگرس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں فرقہ وارانہ گتھی کو سلجھانے کی ایک بار پھر کوشش کی جائیگی

لاہور ۱۳ مارچ۔ آج پنجاب کونسل میں میڈیکل سکول کے پرنسپل کے تقرر کے سلسلہ میں بحث کے دوران میں احراری لیڈر افضل حق نے میاں سر فضل حسین کے متعلق کہا "آئی۔ ایم۔ ایس کے پنجہ سے ہندوستان بھر میں نسے عہدوں کو چھڑانا مسلمانوں کے اس محترم رہنما کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جسے مسلمان بجا طور پر محترم سمجھتے ہیں"

الہ آباد ۱۳ مارچ۔ گورکھپور سے ایک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست نیپال کے علاقہ پر وہاں کے مسلمانوں کو گرفتار کر کے مقدمہ چلائے بغیر جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔ ان کی جائدادیں ضبط کر لی گئی ہیں۔ اور راجہ نے جنک پور کی مسجد گرانے کا حکم دیدیا ہے۔

عدیس آبابا ۱۳ مارچ۔ ارگا اردم کے مقام پر ایک ایریٹرین اطالوی افسر کو گرفتار کر لیا۔ اس اطالوی افسر کا بیان ہے۔ کہ ہزاروں ایریٹرین اطالیہ سے غداری کر کے حبشی فوجوں سے مل گئے ہیں۔ سنڈامول کے قریب ایک اطالوی دستہ نے غدر کر دیا اور بیسیوں اطالوی عہدہ داروں کو قتل کر دیا

قاہرہ ۱۳ مارچ۔ آج برطانوی اور مصری مندوبین کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مصری وفد کے لیڈر نحاس پاشا اور برطانوی ہائی کمشنر سر مائلس لمپسن نے برطانیہ اور مصر کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کے متعلق تقریریں کیں۔

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے محرم کے بعد وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں معاہدہ اوٹاوہ کے متعلق اسمبلی کے فیصلہ پر غور کیا جائیگا۔ اسی عرصہ میں برطانوی کابینہ وزارت بھی اسمبلی کے فیصلہ پر بحث کریگی۔ وائسرائے کی مجلس منتظمہ نے موجودہ حالات اور اسمبلی کے فیصلہ پر غور کرنے کے بعد ملک معظم کی حکومت

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی